* 0000800000001 *

Cambridge Assessment International Education

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

1381763903

SECOND LANGUAGE URDU **3248/01**

Paper 1 Reading and Writing **October/November 2024**

1 hour 45 minutes

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS
- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION
- The total mark for this paper is 50.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **16** pages. Any blank pages are indicated.

NL 326887/2
© UCLES 2024

مشق نمبر: 1

درج ذیل عبارت پڑھیں اور صفحے کے دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیں۔

دنیا میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے ہر سوال کا جواب چاہتے ہیں۔ وہ اپنے ارد گرد مختلف چیزوں کو دیکھ کر یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ سب کچھ کیسے کام کرتا ہے۔ یہی معاملہ ڈاکٹر مائے جیمیسن کا ہے۔ بچپن سے ہی اس کے ذہن میں بہت سے سوالات جنم لیتے تھے۔ وہ سائنس کے مضمون میں دلچسپی لیتی تھی اور بڑی ہو کر ایک سائنسدان بننا چاہتی تھی۔ مائے 1956 میں امریکہ کی ریاست الابامہ میں پیدا ہوئی۔ اس کے والد بڑھئی کا کام کرتے تھے جبکہ والدہ ایک اسکول ٹیچر تھیں۔ اس کے والدین نے بھی اپنے بچوں کی تعلیم میں ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کی۔

مائے کی ماں روزانہ پیش آنے والے معمولی واقعات کو سائنس کے دلچسپ تجربات میں بدل کر مائے کے تجسس کو بڑھاتی اور اسے مزید سوال پوچھنے کا موقع فراہم کر کے اس کی مدد کرتی۔ بچپن میں ایک دن مائے کی انگلی زخمی ہوگئی۔ اس نے دیکھا کچھ دیر بعد اس میں پیپ جمع ہونا شروع ہو گئی تھی۔ وہ اس پیپ کو دیکھ کر جاننا چاہتی تھی کہ یہ کیا ہے اور یہ زخم والی جگہ میں کیسے آئی؟ اس نے اس کے متعلق نہ صرف خود سے کئی سوالات کیے بلکہ اسکول میں بھی اپنے اساتذہ سے سوال پوچھتی رہی۔ مائے نے اس چھوٹے سے واقعے کو سیکھنے کے بہترین موقعے میں بدل دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اس نے اسکول میں اس موضوع پر ایک پورا پروجیکٹ کر ڈالا۔

مائے نے ہائی اسکول اور کالج کے بعد کیمیکل انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد مائے نے افریقی اور افریقی امریکن اسٹڈیز میں ایک اور ڈگری حاصل کی۔ مائے کی تعلیم میں دلچسپی اب بھی کم نہ ہوئی تھی، اس نے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا اور وہ ایک ڈاکٹر بن گئی۔ چند سال میڈیکل آفیسر کے طور پر کام کرنے کے بعد ایک مرتبہ پھر خلا میں جانے کی اس کی بچپن کی خواہش بیدار ہوئی تو اس نے ناسا میں شمولیت اختیار کر لی ،اگرچہ یہ اتنا آسان نہیں تھا۔ 1992 میں اس کا خواب پورا ہوا جب وہ خلا میں جانے والی پہلی افریقی نژاد امریکی خاتون بن گئی۔ لیکن شاید ابھی بھی اس کے کچھ خواب ادھورے تھے لہٰذا اس نے ناسا کو چھوڑ کر اسکول میں پڑھانا شروع کر دیا۔ اگرچہ اب وہ ریٹائر ہو چکی ہے، لیکن مائے اب بھی اسکولوں میں تقریر اور کانفرنس میں شرکت کے لیے مختلف ممالک کا سفر کرتی ہے۔ مائے کی کامیابیوں کا سفر جو یقیناً غیر معمولی ہے، ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

سوال نمبر 1–6

1 ڈاکٹر مائے جیمیسن کو سائنس کے مضمون میں دلچسپی کیوں تھی؟ 2 وجوہات لکھیں۔

....

[2] ....

2 ڈاکٹر مائے کے والد کس پیشے سے منسلک تھے؟

[1] ....

3 ڈاکٹر مائے کی ماں نے اس کے شوق اور تجسس میں کیسے اضافہ کیا؟

[1] ....

4 بچپن کے معمولی حادثے سے مائے نے کیا مثبت نتائج حاصل کیے؟ 2 باتیں لکھیں۔

....

[2] ....

5 ڈاکٹر مائے نے جتنے بھی پیشے اپنائے، ان میں سب سے مشکل پیشہ کون سا تھا؟

[1] ....

6 ڈاکٹر مائے کو دیگر خواتین کے مقابلے میں کیا امتیازی حیثیت حاصل ہے؟

[1] ....

[کل: 8]

مشق نمبر: 2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

A ایران بہت ہی قدیم تہذیب و تمدّن رکھنے والا ملک ہے جس کو کبھی "فارس" بھی کہا جاتا تھا۔ رقبے کے لحاظ سے دنیا کا اٹھارواں بڑا ملک ہے۔ ایران کا رقبہ 16 لاکھ مربع کلومیٹر ہے اور یہ انگلستان، فرانس، سپین اور جرمنی کے مجموعی رقبے کے برابر ہے۔ ایران کی ریاست صدیوں پرانی ہے اور آج کی ریاستیں آرمینیا، آذربائیجان، ترکمنستان، ازبکستان، تاجکستان، افغانستان بھی کبھی ایران کا حصہ تھے۔ اس کے علاوہ کرغزستان، پاکستان اور چین کے بعض حصے بھی ماضی بعید میں ایرانی سرزمین کا حصہ رہے ہیں۔ آج کا ایران جو ایشیا کے جنوب مغرب اور مشرق وسطیٰ میں واقع ہے اگرچہ ماضی کی طرح وسیع و عریض تو نہیں رہا، لیکن پھر بھی اپنے بیشتر ہمسایہ ممالک کی نسبت ایک بڑا ملک ہے جس کی آبادی 8 کروڑ ہے۔ یہاں سال کے چاروں موسم اپنی پوری آب و تاب دکھلاتے ہیں۔ یہاں سیاحتی، تاریخی، ثقافتی اور قدرتی مقامات کی بڑی تعداد ہے۔

B ایران دنیا کی اہم اور قدیم ترین مسلسل تہذیبوں میں سے ایک ہے، جس کی بستیوں کی تاریخ 4000 قبل مسیح پرانی ہے۔ بہت سے ماہرین تاریخ و آثار قدیمہ ایران کو انسانی تہذیب کا گہوارہ قرار دیتے ہیں۔ ایران کے تاریخی ثقافتی مراکز اس ملک اور خطے کے شاندار ماضی کا احوال بیان کرتے ہیں۔ ایران کی تاریخ اور تہذیب ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ ایران میں پہاڑوں کا سلسلہ شمال مغربی علاقے 'زاگرس' سے لے کر مشرق میں 'سلیمان' کے پہاڑوں تک پھیلا ہوا ہے جبکہ ایران جنوب سے خلیج فارس اور بحیرہ عمان سے جا ملتا ہے۔ ایرانی پلیٹو کا انکشاف سائنسی تحقیقات کے تیسرے دور میں ہوا جب یہاں انسانوں کی آبادی کی ایسی نشانیاں دریافت ہوئی تھیں جن کی تاریخ 8 لاکھ سال تک پرانی مانی جاتی ہے۔ یہ یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کے دوسرے علاقوں کے مقابلے میں 8 لاکھ سال پہلے بھی آج کی ایرانی سرزمین پر انسان بستے تھے۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

C ایران میں واقع غار 'دربند رشی' سے تاریخ کی سب سے پرانی انسانی بستی کے آثار دریافت ہوئے ہیں۔ یہ غار ایران کے شمالی علاقے 'رودبار' میں واقع ہے۔ تازہ ترین تحقیقات کے مطابق، دربند رشی غار تقریباً دو ہزار سال قبل تک پتھروں کے زمانے کے انسانوں کے رہنے کی جگہ تھی۔ تحقیق کے دوران شیراز کے شمال مشرق میں بہت سے پتھروں کے اوزار برآمد ہوئے ہیں، جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا کے باقی تمام دریافت شدہ اوزاروں سے بھی زیادہ قدیم ہیں۔ ان نوادرات کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ جس وقت یورپ اور دنیا کے دیگر تمام علاقے قبل از تمدن میں زندگی بسر کر رہے تھے، ایران جدید دور میں داخل ہوچکا تھا۔ انسان کی ابتدائی زندگی اور پہلے تمدن سے مربوط بہت سے دیگر آثار اور شواہد بھی ایران میں دریافت ہوئے ہیں۔

D سرزمین ایران پر سینکڑوں تہذیبوں نے جنم لیا جن میں سے متعدد اب محض کھنڈرات کی صورت میں ہی باقی رہ گئی ہیں۔ ایران میں سب سے پہلے متحرک حکومتی نظام تین ہزار سال قبل مسیح تشکیل پایا تھا جسے دھات کا دور کہا جاتا ہے۔ تقریباً 2700 سال قبل مسیح، ایران میں ایلامیوں کی پہلی بادشاہت کی حکومت ابھری جس کا مرکز ایران کے جنوب مغربی علاقے شوش میں تھا۔ تاریخ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو قبائل اپنے آپ کو آریائی کہلاتے تھے، وہ دو ہزار سال قبل مسیح ایرانی سرزمین میں آباد ہوگئے تھے۔ ان لوگوں کی زبان میں آریائی کا مطلب شریف و ایماندار ہے جنھوں نے اس جدید تہذیب کی بنیاد رکھی، جس کے کچھ اثرات ہم آج بھی ایران میں دیکھ سکتے ہیں۔ ایران عالمی سیاحوں کے لیے پُرکشش ملک ہے اسی لیے ایشیائی ریاستوں سے لے کر دنیا کے مختلف ممالک کے سیاح یہاں کا رخ کرتے ہیں۔

سوال نمبر 7–15

نیچے دیے گئے جملوں (7 تا 15) کو غور سے پڑھیں۔ اس پیراگراف (A–D) پر نشان لگائیں جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

کس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔۔۔

مثال: ماضی میں سرزمین ایران کو فارس کے نام سے جانا جاتا تھا۔

A ☑ B ☐ C ☐ D ☐

7 دو ہزار سال پہلے انسان غاروں میں رہا کرتے تھے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

8 پاکستان اور افغانستان ماضی میں ایران کا حصہ تھے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

9 ایران میں پہلی شاہی حکومت کے آثار جنوب مغربی علاقے میں ملتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

10 سب سے پرانے پتھر سے بنے ہوئے آلات ایران میں ہی دریافت ہوئے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

11 ایران اپنے پڑوسی ملکوں کے مقابلے میں اب بھی ایک بڑا ملک ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

12 ماہرین کا کہنا ہے کہ انسانی تہذیب کا آغاز سرزمین ایران سے ہوا تھا۔

[1] A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

13 آریائی قبیلوں کی تہذیب کے آثار آج بھی ایرانی تہذیب میں نمایاں ہیں۔

[1] A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

14 لاکھوں برس پہلے کی انسانی آبادی کے آثار ایران میں ملتے ہیں۔

[1] A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

15 ایران میں سیاحوں کے دیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔

[1] A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

[کل: 9]

© UCLES 2024

مشق نمبر: 3

پابندیٔ وقت کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اوردیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

یہ ایک سمندری سفر کا واقعہ ہے جب اچانک جہاز کا انجن خراب ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ کپتان اور ملازمین گھبرائے ہوئے تھے، اور جہاز نہایت آہستہ آہستہ ہوا کے سہارے چل رہا تھا۔ میں دوڑتا ہوا پروفیسر آرنلڈ کے پاس پہنچا۔ وہ ہمارے ساتھ اس جہاز میں سوار تھے۔ ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ نہایت اطمینان کے ساتھ کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے کہا "آپ کو کوئی پریشانی نہیں، بھلا یہ کتاب پڑھنے کا کون سا موقع ہے؟" پروفیسر آرنلڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا "اگر جہاز کو ڈوبنا ہی ہے تو یہ تھوڑا سا وقت اور بھی قابل قدر ہے، ایسے قابل قدر وقت اور زندگی کے ان قیمتی لمحات کو ضائع کرنا تو کوئی عقل کی بات نہیں"۔

سچ ہے یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے وقت کے ایک ایک لمحے کا خوب خیال رکھا، آج کل کے برعکس جہاں بیشتر لوگ وقت کی کمی اور مصروفیات کی زیادتی کا شکوہ کرتے نظر آتے ہیں۔ بلکہ اکثر یہ کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ آج کل تو مصروفیات اتنی بڑھ گئی ہیں کہ اگر 24 گھنٹے بھی کام کریں تو بھی پورا ہونے کا نام نہیں لیتے۔ دوسری طرف ایسے افراد کی بھی کمی نہیں جو انہی چوبیس گھنٹوں میں اپنی روزمرہ کی تمام کاروباری، دفتری، گھریلو اور دینی مصروفیات کو نہ صرف پورا کرتے ہیں، بلکہ ان کی زندگی میں کوئی افراتفری بھی نظر نہیں آتی۔ دراصل کمال وقت کو منظم کرنے میں ہے اور جن لوگوں کو یہ ہنر آتا ہے انہیں وقت کی کمی کی شکایت کبھی نہیں ہوتی۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

یہ ایک حقیقت ہے کہ وقت کو نہ تو پھیلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی کم کیا جا سکتا ہے، البتہ اس کو منظم کیا جا سکتا ہے۔ ہر کام میں سنجیدگی کو جو اہمیت حاصل ہےاس سے کوئی بھی عقل مند انسان انکار نہیں کرسکتا۔ اس لیے وقت کے حوالے سے بھی سنجیدگی ضروری ہے۔ لہٰذا وقت کی پابندی کے تحت ہم وقت کا صحیح استعمال کرپاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بہتر منصوبہ بندی کے ذریعے یہ جان سکتے ہیں کہ دن بھر میں کس سرگرمی پرہمیں کتنا وقت صرف کرنا ہے؟ ان عملی اقدام سے وقت کی تنظیم ہمیں کم وقت میں زیادہ کام مکمل کرنے اور بہت سی پریشانیوں سے بچاتے ہوئےہماری کامیابی کو یقینی بناتی ہے۔

وقت کی پابندی کرنے کے لیےپہلا بنیادی اصول یہ ہے کہ دن کے آغاز میں ہی تمام اہم کاموں کی ایک فہرست بنالیں۔ ہو سکتا ہے کوئی بہت ہی غیر اہم کام چھوٹ جائے، لیکن اس کا آپ کو بھی افسوس نہیں ہو گا، کیونکہ آپ اپنے اہم کاموں کو سر انجام دے چکے ہوں گے۔ پابندیٔ وقت کا دوسرا اصول یہ ہے کہ ایک وقت میں ایک کام پر توجہ دی جائے تو اسے بہتر اور تیزی سے سر انجام دیا جا سکتا ہے۔ تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر کام کی تکمیل کا ایک وقت مقرر کیا جائے کہ اس وقت میں یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچنا چاہیے۔ اس وقت میں اتنی لچک ہو کہ وہ کام اس میں پورا ہو سکتا ہو۔

اگرآپ کمرہ امتحان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے پاس کل 180 منٹ کا وقت ہے اور آپ نے 5 سوالات حل کرنے ہیں تو ابتدا میں ہر سوال کے لیے ایک مخصوص وقت کو متعین کریں اور وہ وقت پورا ہونے پر آپ اگلے سوال پر چلے جائیں۔کسی بھی کام کو سرانجام دینے میں جو سب سے سستا اور آسان طریقہ ہو اور جس سے آپ کا وقت بچ سکتا ہو، وہ اختیار کریں، مثلاً اگر کوئی کام کسی کو دو منٹ فون کرنے سے ہو سکتا ہے تو اس کے لیے آپ کو اس سے ملاقات کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ فون کر کے کام کو سرانجام دیجیے اور وقت بچائیے۔ لہٰذا آج سے سنجیدہ ہو کر اپنے اوقات کو منظم کرنا شروع کریں اور اہمیت کے لحاظ سے کاموں کی درجہ بندی کریں۔ تاکہ نہ تو آپ کا وقت ضائع ہو اور نہ بے جا اور غیر اہم کاموں میں خرچ ہو، بلکہ آپ کو روز مرہ زندگی گزارنے کے لیے اضافی وقت فراہم ہو گا جسے آپ پھر اپنے پسندیدہ مشغلوں اور اہم کاموں میں صرف کرسکتے ہیں۔ غیر ضروری اور غیر اہم کام بعد میں کرنے کے لیے ان کو ایک طرف رکھ دیں۔

سوال نمبر 16–19

پابندیٔ وقت کے موضوع پر دیے گئے مضمون کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کریں۔

16 پروفیسر آرنلڈ کی وقت کی اہمیت کے بارے میں 2 باتیں:

....

[2] ....

17 وقت کی کمی کا شکوہ کرنے والوں کی 2 باتیں:

....

[2] ....

18 وقت کی تنظیم کے لیے 2 عملی اقدام:

....

[2] ....

19 پابندیٔ وقت کے 3 بنیادی اصول:

....

....

[3] ....

[کل: 9]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

مشق نمبر: 4

مشق نمبرتین میں پابندئ وقت سے متعلق کچھ معلومات دی گئی ہیں۔

20 اب آپ پابندئ وقت کے بنیادی اصولوں اور وقت ضائع ہونے سے بچانے کے لیے تجویز کیے گئے اقدامات پر ایک خلاصہ لکھیں۔ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے اپنے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔
خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہو۔
جہاں تک ممکن ہو خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔
خلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرز تحریر اور صحیح زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کل: 10] ....

مشق نمبر: 5

21 چند دن پہلے آپ نے اپنی سالگرہ خاندان والوں کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ میں منائی تھی۔ سالگرہ کے انتظامات آپ کی توقع کے مطابق نہیں تھے اور آپ اس بات سے خوش نہیں۔ ریسٹورنٹ کے مینیجر کو شکایت کے لیے ایک ای میل لکھیں۔

اپنی ای میل میں مندرجہ ذیل نکات ضرور شامل کریں۔

- سالگرہ کی تیاری کے لیے دی گئی ہدایات
- ریسٹورنٹ کے عملے کا رویہ
- پیش کیے گئے کھانے اور ان کا معیار

آپ کی ای میل تقریباً **150** الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔
ای میل کے مواد کے لیے 6 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے 8 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

[کل: 14]

BLANK PAGE

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

BLANK PAGE

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge Assessment. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is a department of the University of Cambridge.

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN